ولیم منٹگمری واٹ اور رابرٹ اسپنسر کی قرآنی تعبیرات کا تقابلی مطالعہ

A Comparative Study of W. Montgomery Watt's and Robert Spencer's Commentaries of the Quran

Tariq Aziz

Doctoral Candidate Islamic Studies, University of Sargodha

Hummera Noor

Visiting lecturer in Arabic, The Women University Multan

Dr. Rafiuddin

EST, Govt. H/S Sehniwala, Jhang

Abstract

This research compares Watt's and Spencer's interpretations of The Quran. The trend of interpretation of The Holy Qur'an seems very common all across the world. The study adopts qualitative descriptive and analytical research methods. A systematic analysis of the views of both scholars in the light of traditional Islamic Qur'ānic tafsīr sciences has been done. The analysis demonstrates that both commentaries do not satisfy the requirements of the Islamic sciences of Qur'ānic interpretation. Both commentaries are not comprehensible and faithful to the source text and fulfill the demands of the target readers only. The research insists on purpose-based interpretation of The Holy Quran in the light of Islamic sciences of tafsīr.

Key Words: Quran, commentary, Watt, Spencer

تمہید

قرآن حکیم ہدایتِ ربانی کا تمام عالم کے لیے ذریعہ ہے جو نبی اکرم ﷺ پر عربی زبان میں نازل ہوا۔ قرآن مجید کے دیگر زبانوں میں تراجم و تفاسیر کے بارے مسلم اور غیر مسلم اسکالرز کے مابین مختلف آراء پیش کی گئی ہیں۔ قرآن مجید کے

اولین یورپی مترجم رابٹ آف کیٹن (Robert of ketton، 1110-1160) ہیں۔[1] رابرٹ کا یہ ترجمہ لاطینی زبان میں 1143 ء مکمل ہوا۔2 یہ ترجمہ قرآن ایک عرصہ تک اہل مغرب کے لیے اسلام اور قرآن کے ماخذ کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔3 قران مجید کا دوسرا اہم ترجمہ لاطینی زبان Father Ludovic Maracci میں ہے جو 1698 میں شائع ہوا۔[4] اسی طرح ڈی ریر (Du Rye ،) کا ترجمہ قرآن فرانسیسی زبان میں 1657 میں شائع ہوا ۔5 جب یہ یورپ تک پہنچا تو اس کے مدد سے انگریزی زبان میں پہلا ترجمہ قرآن کیا گیا ۔6 الیگزنڈرراس (Alexander Ross، 1592-1654) کا یہ قرآن حکیم کا پہلا مکمل انگریزی ترجمہ ہے جو کہ 1649 میں شائع ہوا ۔[7] پھر جارج سیل (Georg Sale، 1697-1736)[8] اور رچرڈ بیل (Richard Bell، 1876-1952)[9] نے قرآن حکیم کے تراجم انگریزی زبان میں کیے ۔اس کے بعد بھی انگریزی زبان میں قرآن حکیم کے کئی تراجم و حواشی لکھے گئے۔ لیکن ان تمام غیر مسلم تراجم اور تفاسیر قرآن میں ان کے ذاتی مقاصد شامل تھے ۔ان تمام تفاسیر کے نقائص ، نا مناسب تراجم و تشریحات اور غیر مہذب زبان کو مسلم اسکالرز کے ساتھ ساتھ غیر مسلم اسکالرز نے بھی حرفِ تنقید کا نشانہ بنایا ہے ۔اسی طرح زیرِ تحقیق دونوں قرآن کی تفاسیر بھی خامیوں اور اغلاط سے مبرا نہیں ہیں۔ان دونوں کے اسلوب اور مقاصد میں واضح فرق کے باوجود دونوں کا مقصد کلامِ الہیٰ میں تشکیک اور ابہام پیدا کرنا ہے۔

منہج تحقیق

یہ ایک بیانیہ تحقیق ہے جس کے لیے مواد کا انتخاب ، تجزیہ اور تقابل کیا گیا ہے ۔اس تحقیق میں دونوں تفاسیر میں مشترک اور غیر مشترک پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لیے بیانیہ تقابلی طریقہ کو اختیار کیا گیا ہے ۔زیر بحث موضوع کے لیے بنیادی مواد اور نمونہ تحقیق منٹگمری واٹ اور رابرٹ اسپنسر کی قرآن کمنٹریز ہیں۔ تحقیق کے مقصد کے لیے دونوں انگریزی قرآن کمنٹری کا مکمل جائزہ لیا گیا ہے ۔ مواد کا یہ جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ دونوں قرآن کمنٹری کے اسلوب، زبان وبیاں ، نظریات اور قارئین میں واضح فرق ہے۔ لیکن دونوں اسکالرز کے مقاصد میں قرآن حکیم کو الہامی کتاب کی بجائے غیر الہامی کتاب ثابت کرنا ہے۔

سابقہ کام کا جائزہ

قرآن مجید پر مستشر قین کی طرف سے لگائے گئے اعتراضات کو کئی فاضل مصنفین نے اپنی تحقیقی تالیفات میں رد کیا ہے۔ جہاں تک زیر نظر موضوع Companion to the Quran (منٹگمری واٹ) اور Blogging the Quran (رابرٹ سپنسر) کے اسلوب و منہج کا تقابلی مطالعہ پر تحقیقی کام کا تعلق ہے تو اس موضوع پر ابھی تک کسی سطح پر تحقیقی کام نہیں ہوا ہے حالانکہ کئی سال پہلے 1967 ء میں منٹگمری واٹ کی کتاب Companion to the Quran میں لکھی گئی تھی۔ لیکن اس کی قرآن کمنٹری پر میرے علم کے مطابق کہیں بھی تحقیقی کام کسی بھی سطح پر نہیں ہوا ہے۔انگریزی، عربی،اردو اور دیگر زبانوں میں منٹگمری واٹ کے کام پر کتب کے علاوہ مختلف پاکستانی جامعات میں

مقالے لکھے گئے ہیں جن میں منٹگمری واٹ کے مختلف اعتراضات کے شافی وکافی جوابات لکھے گئے ہیں۔ یونیورسٹی آف سرگودھا سے "منٹگمری واٹ کی کتاب (Muhammad: Prophet and Statesman)، کا ترجمہ و تنقیدی جائزہ "کے عنوان سے محمد ضیاء الاحسن نے ایم۔ فل کا مقالہ لکھاہے۔قرآن مجید پر رابرٹ اسپنسر کی کتاب" Blogging the Quran "کافی عرصہ پہلے آن لائن ہوئی تھی ۔ڈاکٹر عطاالرحمٰن کا تحقیقی آرٹیکل رابرٹ سپنسر کے قرآن پر اعتراضات کے بارے میں مجلّہ تہذیب الافکار سے چھپ چکا ہے۔ "The Preservation of the Holy Qur'an as a Source of Seerah:A Critical Analysis of Robert Spencer's Views on the Holy Qur'an" رابرٹ سپنسر کے سیرت رسول ﷺ پر اعتراضات کو محمد سعید اختر نے اپنے ایم فل کے مقالہ جو انہوں نے یونیورسٹی آف مالاکنڈ میں بعنوان "رابرٹ سپنسر کی کتاب " The Truth about Muhammad" کا علمی، تحقیقی اور ناقدانہ جائزہ" پیش کیا ہے۔اسی لحاظ سے یہ ایک نیا اور منفرد تحقیقی کام ہوگا۔

Companion to the Quran (منٹگمری واٹ)[10] اور Blogging the Quran (رابرٹ سپنسر)[11] کا اسلوب و منہج

منٹگمری واٹ کی قرآن کمنٹری انیسویں صدی میں لکھی گئی اور 1967ء میں شائع ہوئی اور مغرب کے علاوہ اسلامی ممالک میں کافی مقبول ہوئی۔ لیکن اس کی کتب سیرت کے مقابلے میں اسے کم مقبولیت حاصل ہوئی اس کے برعکس رابرٹ سپنسر کی قرآن کمنٹری موجودہ دور میں لکھی گئی ہے جو کہ اگرچہ شائع نہیں ہوئی لیکن مختلف ویب سائٹس اور آن لائن ذرائع پر موجود ہے اور رابرٹ سپنسر کی دوسری کتب کی طرح پوری دنیا میں گردش کر رہی ہے۔

مغربی ممالک میں زیادہ پڑھی جانے والی کتب

منٹگمری واٹ کی قرآن کمنٹری مغربی ممالک میں جان آر بری کے ترجمہ قرآن کے ساتھ پڑھی جانے والی قرآن حکیم کی توضیح و تشریح ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ منٹگمری واٹ کو اسلام کا ایک معروف اسکالر مانا جاتا ہے اور اس کی کتب اور تحقیقات کے بارے عوام کی رائے یہ ہے کہ وہ مستند ہیں اسی طرح مسلمان اسکالرز بھی اسے ایک معتدل مستشرق سمجھتے ہیں۔ منٹگمری واٹ تفہیم قرآن کی قارئین کی ضرورت کے بارے میں لکھتا ہے:

> The ordinary reader of today no longer requires a preliminary discourse, since the material given there is available in numerous books. On the other hand, he still requires extensive explanatory notes, though perhaps of a more sophisticated type, since even the ordinary reader of today is aware of the distinction between later

interpretations and the original meaning of a passage for Muhammad and the first Muslims.12

آج کے عام قاری کو اب ابتدائی گفتگو کی ضرورت نہیں ہے ، کیونکہ دیئے گئے مواد متعدد کتابوں میں دستیاب ہیں۔ دوسری طرف ، اسے اب بھی وسیع پیمانے پر اس سے کہیں زیادہ نفیس قسم کے وضاحتی نوٹس کی ضرورت ہے کیوں کہ آج کا عام قاری بھی بعد میں کی جانے والی تشریحات اور محمد(ﷺ) اور پہلے مسلمانوں کے بارے میں اصل معنی سے بخوبی واقف ہے۔

اسی طرح رابرٹ سپنسر کی قرآن حکیم کی توضیح و تشریح امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں مقبول ہے۔ساری دنیا میں اس کی سر کولیشن ہو رہی ہے کیونکہ کہ نائن الیون کے واقعات کے بعد مغرب میں اسلام اور قرآن کے بارے میں طرح طرح کی باتیں ہو رہی ہیں اسلام فوبیا فروغ پارہا ہے اور قرآن کے بارے میں منفی تاثر قائم کرنے میں رابرٹ اسپنسر پوری طرح سر گرم عمل ہے۔

سیرت نبوی ﷺ کے بارے میں اعتراضات

منٹگمری واٹ نے اپنی کتب میں سیرت کے بارے میں بے بنیاد اعتراضات کیے ہیں ۔اپنی قرآن کمنٹری میں سیرت سے متعلقہ آیات کی وضاحت کرتے ہوئے اس نے ااعتراضات کو دہرایا ہے۔ حقیقت میں یہ اعتراضات کمزور روایات کا سہارا لے کر کیے گئے ہیں آیات سیرت کی وضاحت و تشریح کرتے ہوئے وہ باقاعدہ طور پر اپنی کتب سیرت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ واقعہ کی مزید تفصیل کے لیے ان کتب سے رہنمائی حاصل کی جائے۔[13]

جہاں تک رابرٹ سپنسر کا تعلق ہے تو اس نے بھی اپنی قرآن کمنٹری میں واقعات سیرت کو درج کیا ہے اور اپنے ناقص ذہن کے اختراعات کو بڑی شدومد سے بیان کیا ہے۔آیات سیرت کی وضاحت میں اس نے بھی وہی واقعات لکھے ہیں جو اس کی اپنی کتب سیرت میں موجود ہیں یہ زیادہ تر وہی اعتراضات ہیں جو کہ دیگر قدیم و جدید مستشرقین کے ہاں پائے جاتے ہیں۔

قرآنی سورتوں کے نام

منٹگمری واٹ نے "Companion to the Quran" میں قرآن حکیم کی ایک سو چودہ سورتوں کے ناموں کے انگریزی متبادلات کے ساتھ ان کی ٹرانسلٹریشن Transliteration بھی درج کی ہے. لیکن آربری کے ترجمے کو اختیار کرنے کے باوجود بھی کئی سورتوں کے ناموں کو منٹگمری واٹ نے اپنے انداز میں لکھا ہے۔مثال کے طور پر سورۃ الاخلاص کا عنوان آربری نے "The Unity" کیا ہے جبکہ منٹگمری واٹ نے اسے "Sincere Religion" لکھا ہے14 اس سلسلے میں رابرٹ اسپنسر نے قرآنی سورتوں کے ناموں کے صرف متبادلات درج کئے ہیں اور ان کی "Transliteration" نہیں کی

ہے۔اس طرح منٹگمری واٹ کا اسلوب اس سلسلے میں زیادہ علمی اور تحقیقی ہے ہے رابرٹ سپنسر اور منٹگمری واٹ کے کے یہ فرق سورتوں کے عنوانات سے سے اس سلسلے میں موجود ہیں ہیں مثال کے طور پر سورۃ الطارق کو منٹگمری نے "The Night Star" کا عنوان دیا ہے۔15 جبکہ رابرٹ سپنسر نے اسے "The Morning Star" لکھا ہے۔16

دیگر مصنفین کی تراجم قرآن پر انحصار

زیر مطالعہ دونوں مستشرقین نے اپنی قرآن کمنٹری میں قرآن حکیم کا خود ترجمہ نہیں کیا ہے بلکہ انہوں نے دیگر مستشرقین اور مسلم تراجم پر انحصار کیا ہے منٹگمری واٹ نے اپنی کمنٹری کے آر بری کے ترجمے پر انصار کیا ہے جیسا کہ اس کے عنوان سے ظاہر ہے۔ ڈاکٹر محمد سلطان شاہ کے نزدیک " یہ تشریحی حواشی کا ایک مجموعہ فراہم کرتی ہے جو آربری کے ترجمہ کے ساتھ استعمال کرنے کے لئے تیار کئے گئے ہیں۔" 17 جبکہ رابرٹ سپنسر نے اپنی قرآن کمنٹری کے تعارف میں انگریزی زبان میں عبداللہ یوسف علی، محمد مارماڈیوک پکتھال، ایم ایچ شاکر اور محمد اسد کے تراجم قرآن کا ذکر کیا ہے۔ جن سے اس کے بقول اس کی قرآن کمنٹری کے ساتھ معاونت حاصل کی جا سکتی ہے۔18 لیکن وہ اپنے ایک وہ اپنے ایک انٹرویو میں لکھتا ہے کہ " این جے داؤد انگریزی میں سب سے زیادہ پڑھنے کے قابل ترجمہ ہے۔ "19 رابرٹ اسپنسر کے اس بیان سے اس بات کی نفی ہوتی ہے کہ وہ صرف مسلم تراجم پر انحصار کرتا ہے۔ مغرب میں قرآن کے بارے میں معلومات مہیا کرنے کا ذریعہ چند تراجم قرآن ہے جب بنیادی منابع (source) میں اس قدر خامیاں موجود ہیں تو پھر مغرب کی قرآن کے بارے میں معلومات کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے اور آئندہ تحقیقات کی حیثیت کیا ہو سکتی ہے۔

قرآن حکیم پر اعتراضات

منٹگمری واٹ اور رابرٹ سپنسر نے اپنے پیش رو مستشرقین کے کام پر انحصار کرتے ہوئے قرآن مجید پر بہت سے اعتراضات کیے ہیں۔ اس سلسلے میں رابرٹ سپنسر کا یہ خاصا ہے کہ اس نے سابقہ مستشرقین کی اندھی تقلید کو اپناتے ہوئے انہی کی نہج اور فلسفے کو اپنایا ہے مثال کے طور پر قرآن کی عالمگیریت کا انکار کرتے ہوئے وہ اپنی کمنٹری کے تعارف میں لکھتا ہے کہ "ہر مسلمان سمجھتا ہے کہ کتاب میں موجود ہر چیز بالکل درست ہے اور اس کا پیغام ہر وقت اور جگہوں پر لاگو ہوتا ہے۔"[20] اسی طرح اسپنسر جمع و تدوین قرآن پر سابقہ مستشرقین کی طرح اعتراض کرتے ہوئے اس کی عظمت کا انکار کرتا ہے۔21

مسلم کتب تفاسیر کے حوالہ جات

منٹگمری واٹ نے اپنی قرآن کمنٹری میں میری تحقیق کے مطابق کہیں بھی مسلم تفاسیر کا حوالہ نہیں دیا ہے سوائے مفسر زمخشری اور مفسر البداوی کے ایک حوالے کے۔ بہر حال کئی آیات کی وضاحت میں انہوں نے "مسلم سکالرز" کا لفظ استعمال کیا ہے جیسا کہ سورۃ القمر کی آیت نمبر 1 کی وضاحت میں وہ لکھتے ہیں۔22

بعض مقامات پر انہوں نے "مسلم مفسرین"، "کچھ مفسرین" اور "مفسرین" کے الفاظ بھی استعمال کیے ہیں جبکہ اس کے برعکس رابرٹ اسپنسر کی قرآن کمنٹری اس کے دعوے کے مطابق مسلم مفسرین کے حوالے سے کی گئی ہے لیکن چند مقامات کے علاوہ اس نے کہیں بھی مکمل حوالہ نہیں دیا ہے۔ صرف اس تفسیری بیان کا ترجمہ درج کر دیا ہے اصل عربی، اردو تفسیری بیان کہیں بھی درج نہیں کیا۔ قرآن کمنٹری میں جابجا "تفسیر ابن کثیر"، "تفسیر فی ظلال القرآن"، "تفسیر جلالین"، "تفسیر تفہیم القرآن"، "تفسیر تنویر المقباس" اور "تفسیر روح المعانی" کے حوالہ جات جابجا موجود ہیں۔ لیکن ان تفاسیر کے صرف انگریزی تراجم دیے ہیں جو اس نے اپنی مرضی سے کہیں سے بھی لیے ہیں۔

مصادر و مراجع

قرآن حکیم کی توضیح و تشریح کے لیے منٹگمری واٹ نے زیادہ تر "رچرڈ بیل"، "آرتھر جیفری"، "بوہل"، "گولڈزیہر"، "نکلسن" اور "نولڈیکے" کے نظریات سے استفادہ کیا ہے۔ اسی طرح انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے پہلے ایڈیشن اور نئے ایڈیشن کے حوالہ جات کئی جگہ موجود ہیں۔ مزید برآں سیرت کے واقعات کے سلسلے میں ابن ہشام کی کتاب "سیرت رسول" اور احمد کمال کی کتاب "مقدس سفر" سے خاص استفادہ کے ساتھ ساتھ منٹگمری واٹ کی تین کتب سیرت کے جا بجا حوالہ جات موجود ہیں۔ 23 مزید برآں بائبل سے بھی حوالہ جات موجود ہیں۔ رابرٹ اسپنسر نے بھی اپنی اس قرآن کمنٹری کے لیے مستشرقین کے قرآن پر ماضی اور موجودہ دور میں ہونے والے کام سے استفادہ حاصل کیا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ نمبر 74 آیت نمبر 30 کی وضاحت کرتے ہوئے مستشرق Gunther Luling کے نظریہ کو حتمی کا فائنل سمجھتا ہے۔[24] لیکن قرآن کے بارے میں اس کا سارا کام قدیم اور موجودہ دور کے مستشرقین کی آراء پر مبنی ہے۔ مستشرقین نے مسلمانوں کے برعکس ماخذ کے مستند یا غیر مستند ہونے کے بارے میں فرق روا نہیں رکھا۔ انہوں نے مسترد شدہ روایات سے استفادہ کیا اس سے بھی بڑھ کر وہ ضعیف اور مسترد شدہ روایات کو محض اس لیے اپنی تحقیقات کی بنیاد بنا لیتے ہیں کہ ان سے ان کا مقصد پورا ہو رہا ہوتا ہے۔ 25

تحقیق سے پہلے ہی مقاصد کا تعین

محققین کے ہاں جو عالمگیر اور منطقی ضابطہ اخلاق رائج ہے اور جس پر پوری اترنے والی تحریرات کو ہی تحقیقی دستاویز کہا جا سکتا ہے اس میں اس بات کو بنیادی اہمیت حاصل ہے کہ تحقیق کے آغاز سے قبل طے شدہ مقاصد کے تحت تحقیق نہ کی جائے۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں کہ "مستشرقین پہلے ایک مقصد تجویز کرتے ہیں ایک بات طے کر لیتے ہیں کہ اس بات کو بہر صورت ثابت کرنا ہے۔" 26 مریم جمیلہ اس سلسلے میں لکھتی ہیں کہ "دنیائے مغرب کے لئے اسلام کا معروضی مطالعہ ناممکن ہو چکا ہے۔" 27 رابرٹ اسپنسر نے اپنے پہلے سے طے شدہ مقاصد کا ذکر اپنی قرآن کمنٹری میں کر دیا ہے جس کے بعد اس سے قرآن مجید کا غیر جانبدار مطالعہ کرنا ممکن نہ ہے اسی طرح منٹگمری واٹ نے بھی اپنے پوشیدہ مقاصد کا ذکر ڈھکے چھپے الفاظ میں اپنی کمنٹری کے تعارف میں کیا ہے۔

سورتوں کا شان نزول، وجہ تسمیہ اور زمانہ نزول

منٹگمری واٹ نے اپنی قرآن حکیم کی توضیح و تشریح میں سورتوں کا شان نزول بھی درج کیا ہے۔ مسلم مفسرین نے جو شان نزول بیان کیے ہیں ان کے بارے میں اس کی رائے ہے کہ ان میں سے بہت سے صحیح ہے لیکن کچھ مشکوک ہیں۔ 28اس کے بقول اس نے شانِ نزول کے "ان مواقع میں سب سے زیادہ قابل یقین کا ذکر کیا گیا ہے۔"29اسی طرح وہ ہر سورت کے شروع میں عمومی طور پر اس کا زمانہ نزول اور وجہ تسمیہ بھی تحریر کرتا ہے جیسا کہ سورت البقرۃ کے شروع میں لکھتے ہیں کہ "یہ سب سے لمبی سورت ہے۔اس کے بیشتر حصے ہجرت کے پہلے دو یا تین سالوں کے ہیں۔ یہ نام آیات 63/67 سے 66/71 میں واقعہ سے آیا ہے۔"30اسی طرح رابرٹ اسپنسر بھی اپنی قرآن کمنٹری میں ہر سورت کے مکی یا مدنی ہونے کا تذکرہ کرتا ہے لیکن کئی مواقع پر اس نے اس اصول سے اعراض کیا ہے۔ کئی سورتوں کی وجہ تسمیہ بھی درج کی ہے جیسے سورۃ العنکبوت کے شروع میں لکھتے ہیں کہ اس سورت کا نام آیت 41 سے آیا ہے۔ ، جو ان لوگوں کا موازنہ کرتی ہے جو اللہ کے سوا کسی اور یا کسی چیز پر بھروسہ کرتے ہیں۔31اسی طرح سورۃ الحجر کے زمانے نزول کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ "یہ ایک اور آخری مکی دور کی سورت ہے۔"32رابرٹ سپنسر کے مقابلے میں منٹگمری واٹ کی فراہم کردہ یہ معلومات تفصیلی ہیں۔اور انھوں نے اکثر اوقات یہ معلومات فراہم کی ہیں۔

احادیث نبوی ﷺ کے حوالہ جات

قرآن حکیم کے بعد قرآن کی تفسیر کے لئے اہم ماخذ حدیث نبوی ہے۔ منٹگمری واٹ کی پوری کتاب میں آیات کی تفسیر کے لیے کہیں بھی احادیث نبوی کا حوالہ موجود نہ ہے جو کہ قرآنی آیات مکمل تفہیم کے لئے ضروری ہے۔ لیکن اس کے برعکس رابرٹ سپنسر کے قرآن کمنٹری میں میں احادیث کے حوالے موجود ہیں اگرچہ اس نے "صحیح بخاری"، "صحیح مسلم"، "مشکوٰۃ المصابیح" اور دیگر کتب احادیث کے حوالے دیے ہیں لیکن اس نے حدیث کا مکمل حوالہ درج نہ کیا ہے اور کئی مواقع پر تو راوی کا ذکر کئے بغیر حدیث کا انگریزی ترجمہ درج کر دیا ہے جو کسی طرح بھی تحقیق کے اصولوں پر پورا نہیں اترتا۔ مثال کے طور پر سورۃ النساء کے تعارف میں حضرت عائشہ سے حدیث نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کی طرف سب سے اچھا ہے اور میں اپنی بیویوں کی طرف سب سے اچھا ہوں۔"33

کتب سیرت کے حوالہ جات

منٹگمری واٹ نے اپنی اس قرآن کمنٹری کے شروع میں جن کتب کی فہرست مہیا کی ہے جن سے دوران مطالعہ استفادہ کیا جاسکتا ہے ان میں "سیرت ابن ہشام" شامل ہے. آیات سیرت کی وضاحت کرتے ہوئے اس نے کئی مقام پر "سیرت ابن ہشام" کا حوالہ بھی دیا ہے۔34مزید برآں اس نے اپنی کتب سیرت کے کئی مقامات پر حوالے دیے ہیں جن کا ماخذ "طبقات ابن سعد"، "تاریخ طبری"، واقدی کی کتاب "المغازی" ہے۔35 رابرٹ اسپنسر نے اپنے کتب سیرت میں زیادہ تر "سیرت ابن اسحاق" اور "طبری" سے اپنے مطلب کی چیزیں اکٹھی کی ہیں جیسا کہ بنو قریظہ کا واقعہ ابن اسحاق کے

حوالے سے بیان کرتا ہے۔36 حالانکہ وہ خود ابنِ اسحاق پر تنقید کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ابنِ اسحاق کی محمد ﷺ کی سوانح حیات کی صداقت مشکوک ہے۔37 اسی طرح سورۃ 59 میں بنو نضیر کا واقعہ طبری کے حوالے سے بیان کرتے ہیں .38 رابرٹ اسپنسر ابنِ اسحاق کو پہلا سیرت نگار مانتے ہوئے اس پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے۔ وہ ان دونوں کتب سے ضعیف اور موضوع روایات اکٹھا کرکے اپنی کتاب کی عمارت تعمیر کرتا ہے مثلا "واقعہ غرانیق۔"39 اگرچہ یہ ایک جھوٹی اور من گھڑت روایت ہے لیکن زیر مطالعہ دونوں مستشرقین نے اس واقعہ کو حقیقت مانا ہے۔علامہ شبلی نعمانی نے اس قسم کی مغربی تصنیفات کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کی یہ زہر آلودہ معلومات آہستہ آہستہ اثر کرتی جاتی ہیں اور لوگوں کو خبر تک نہیں ہوتی۔40

فہم قرآن سے تحقیق کے دوران مصنفین کی تہی دامنی

قرآن مجید کے بارے میں تحقیق کرتے اور اس کے بارے میں کوئی رائے دیتے ہوئے قرآن کی زبان کا گہرا علم رکھنا ضروری ہے۔قرآن کی فصاحت و بلاغت کی حقیقت کو ہر کس و ناکس نہیں سمجھ سکتا۔جس طرح کسی ہیرے و موتی کی قیمت کو ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔قرآن کی زبان کی بلندیوں کو جاننے کے لئے اس کی زبان میں مہارت حاصل کرنا ضروری ہے اتنی بات تو بڑی آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ عربی زبان جانے بغیر قرآن کے اسلوب بیان پر اعتراض کرنا اور کہنا کہ قرآن کے اسلوب میں معائب موجود ہیں کس قدر بلاجواز ہے۔

قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے جن لوازمات کی ضرورت ہے مستشرکین ان سے تہی دامن ہیں چناچہ انہوں نے قرآن سمجھنے میں جابجا غلطیاں لگی ہیں۔ وہ یہ نہیں جان پاتے کہ قرآن میں ایک جگہ جو عربی لفظ استعمال ہوا ہے اس جگہ اس کا کون سا معنی مراد ہے۔ مستشرقین ان علوم سے محروم ہیں اس لیے وہ اپنے محدود علم کے مطابق ایک معنی مراد لیتے ہیں اور اصل معانی جاننے سے محروم رہ جاتے ہیں۔41 محمد خلیفہ لکھتے ہیں کہ ان لوگوں کے پاس عربی کا علم بڑا محدود ہوتا ہے اور عربی الفاظ کے معنی جھوٹ اور تخلیقات کی بنیاد پر کرتے ہیں۔42 دونوں مستشرقین کے اسلوب میں یہ نمایاں ہے۔

مستشرقین کے نظریات کی ترویج و تشریح

منٹگمری واٹ نے اپنی قران کمنٹری میں کئی مستشرقین کے نظریات کو بھی دوران وضاحت و تشریح آیات کے پیش کیا ہے۔ 43 پھر سورۃ الاعراف آیت نمبر 40 کی وضاحت میں لفظ "عیسائی مفسرین" استعمال کیا ہے۔44 اگرچہ رابرٹ سپنسر نے اپنی کمنٹری کے شروع میں دعویٰ کیا ہے کہ وہ قرآن حکیم کی وضاحت صرف مسلم حوالوں اور تفاسیر سے کرے گا لیکن اپنے اس قائم کردہ اصول پر وہ دوران کمنٹری قائم نہیں رہ سکا ہے۔ وہ گولڈزیہر کو معروف اسلامی اسکالرز پیش کرکے اس کے نظریات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔45 اسی طرح اس نے لفظ "امی" کی وضاحت کے لئے مسلم آراء کے برعکس ایک اور امریکی مستشرق "ڈینئل علی" کی آراء کو پیش کیا ہے کیونکہ اس کے نظریے کے مطابق یہی رائے اسے مناسب لگی ہے۔46

قرآنی آیات کی غلط تشریح وتوجیح

منٹگمری واٹ اور رابرٹ سپنسر نے کئی مقامات پر قرآن حکیم کی آیات کی غلط تشریح وتوجیح بیان کی ہے۔اس قسم کی تشریح کسی بھی طرح سیاق و سباق سے مناسبت نہ رکھتی ہے۔مثال کے طور پر سورۃ النور کی آیت نمبر 2 کی وضاحت مسلم مفسرین کے نقطہ نظر سے موافقت نہیں رکھتی ہے۔47 جہاں تک رابرٹ اسپنسر کا تعلق ہے تو اس نے اکثر مقامات پر قرآنی آیات کی توجیح و تشریح کے لئے اسلامی مفسرین کی آراء کو پیش تو کیا ہے لیکن اس نے اس کے بعد آیات کے مفہوم کو اپنی رائے کے مطابق موڑنے کی کوشش کی ہے اور اپنی مرضی کا نتیجہ نکالا ہے۔مثال کے طور پر سورۃ القمر آیت نمبر 1 میں واقعہ شق قمر کا انکار کرتا ہے۔48 منٹگمری واٹ اور سپینسر قرآن کے بارے میں تحقیقات کے دوران غیر جانبدار نہیں رہ سکے۔

اختصار

منٹگمری واٹ کی قرآن کمنٹری بہت ہی مختصر ہے جان آربری کے ترجمہ قرآن میں سے منتخب ترجمہ کی مزید وضاحت واٹ نے صرف کی ہے قرآن عظیم جیسی کتاب کی یہ وضاحت پیش لفظ، تعارف، عنوانات، انڈیکس اور ساری کمنٹری تین سو چون صفات پر مشتمل ہے۔مثال کے طور پر سورۃ التکاثر کے آربری کے ترجمہ کے بعد منٹگمری واٹ کی تشریح وتوضیح ان الفاظ پر مشتمل ہے:

> Meccan (Probably). "1. Rivalry: especially an emulous desire to multiply one's wealth.
>
> 2. The tombs: the thought is that man can take nothing with him into the grave.
>
> 3. True Bliss: Literally 'the pleasant'; it could also mean the pleasure they had experienced in this life.49

اگرچہ منٹگمری واٹ نے کتاب کے تعارف میں اس کا مقصد انگریزی زبان جاننے والوں کو قرآن کی تفہیم فراہم کرنا ہے۔ جیسا کہ وہ اپنی قرآن کمنٹری میں لکھتا ہے۔"اس کا مقصد مواد کا بنیادی پس منظر فراہم کرنا ہے تاکہ قرآن کے ترجمہ کا فہم کیا جاسکے۔"50 لیکن اتنی مختصر وضاحت سے قاری کو قرآن کی مکمل تفہیم حاصل کرنا بہت مشکل ہے جہاں تک رابرٹ اسپنسر کا تعلق ہے تو اس نے بھی اپنی قرآن کمنٹری میں اختصار کو اپنایا ہے. شروع کی سورتوں کے بارے میں زیادہ وضاحت و تشریح بیان کی ہے اور اپنے ذہن کے اعتراضات پر خوب زور دیا ہے لیکن قرآن حکیم کی آخری سورتوں کی کمنٹری بڑی جلدی جلدی ختم کی ہے اس کی سورۃ التکاثر کی کمنٹری ان الفاظ پر مشتمل ہے:

Sura 102, "Competition," criticizes those who compete for worldly goods (v. 1) and ignore the imminence of death (v. 2) and hell (v. 6).51

اتنی مختصر وضاحت سے جہاں پر کئی آیات کی وضاحت کو ترک کر دیا جائے قاری تک صحیح وضاحت پیش نہیں کرتی ہیں۔

ربط و ترتیب قرآن کا انکار

منٹگمری واٹ اور رابرٹ سپنسر دونوں نے قرآن حکیم کے ربط اور ترتیب و تنظیم کا باقی مستشرقین کی طرح انکار کیا ہے منٹگمری واٹ اپنی اسی رائے کے مطابق اپنے قرآن کمنٹری میں سورۃ المرسلات کے شروع میں لکھتا ہے کہ کئی سورتوں کی نسبت اس میں زیادہ توازن اور ہم آہنگی ہے52 رابرٹ سپنسر بھی اسی طرح اپنی کی کتاب کے تعارف میں لکھتا ہے کہ قرآن حکیم میں مجموعی طور پر واقعات میں ہم آہنگی نہ ہے۔مزید برآں اس کے نزدیک سورتوں کو طویل سے مختصر کی طرف جمع کیا گیا ہے اور اس میں زمانی ترتیب نہ ہے۔53

اسلوب بیان

منٹگمری واٹ کا اسلوب بیان زیادہ علمی اور تحقیقی ہے وہ زیادہ تر مسلمانوں کی مجموعی رائے کو پیش کرتے ہیں جبکہ اس کے مقابلے میں رابرٹ سپنسر کا اسلوب بیان زیادہ سادہ اور مناظرانہ ہے گویا دونوں کی شخصیت کا اثر ان کی کتب میں موجود ہے۔ رابرٹ سپنسر کسی ایک مفسر یا مسلم کی رائے کو لے کر اسے مجموعی طور پر اسلام کی تعلیمات یا مزاج پر منطبق کر دیتا ہے۔ سورۃ الانفال میں آیت نمبر 12 کی وضاحت کرتے ہوئے عراقی جہادی لیڈر ابو مصعب الزرقاوی کے ایک بیان کو لے کر اسے پوری امت کی مجموعی سوچ پر منطبق کیا ہے۔54 پھر منٹگمری واٹ نے ہر سورت کو مختلف اجزاء میں تقسیم کر کے اسے ایک عنوان دیا ہے اور اس عنوان کے تحت چند آیات کی تشریح و توضیح کی ہے۔مثال کے طور پر سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 1-5 کو "Belaviour of Muslim towards Muhammad" اور آیت نمبر 6-13 کو " Mutual relations of believers" کا عنوان دیا ہے۔ساری کمنٹری میں اسی اسلوب کو اپنایا گیا ہے۔

مختلف آراء کا تذکرہ

منٹگمری واٹ اپنی قرآن کمنٹری میں آیات کی وضاحت و توضیح کرتے ہوئے ایک آیت کے بارے میں مختلف آراء کا تذکرہ کرتا ہے اور بعض اوقات تو اپنی رائے کو حتمی اور فائنل گردانتا ہے۔اسی طرح کی ایک مثال سورۃ النجم آیت نمبر 5 کی ہے جہاں پر وہ لکھتا ہے کہ "اسے اصل میں خدا کا ایک تصور سمجھا گیا جہاں تک کہ بعد میں یہ معلوم ہوا کہ خدا کو اس زندگی میں نہیں دیکھا جا سکتا۔"55 رابرٹ سپنسر نے بھی قرآن کی توجیح و توضیح میں کئی مقامات پر مسلم و غیر مسلم آراء کا تذکرہ کرنے کے بعد عمومی طور پر اپنے ذہن میں قائم کرتا مفروضے کے مطابق اس پر تنقید کی ہے یا اس کے بارے میں شک و شبہ کا اظہار کیا ہے۔

کچھ آیات کو غیر واضح قرار دینا

آخری مستشرق کے اسلوب میں یہ ایک نیا طریقہ کار ہے کہ وہ کئی آیات کو مبہم اور غیر واضح قرار دیتا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ کلام واضح ہے اور اس کے بارے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ السجدہ کی آیت نمبر 23-24 کی وضاحت میں لکھتا ہے کہ "The point of this is not clear".56 اسی طرح اپنی قرآن کمنٹری میں رابرٹ سپنسر نے جہاں قرآن حکیم پر دیگر اعتراضات کئے ہیں وہاں اس کے واضح کلام الٰہی ہونے کا بھی انکار کیا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ "ق" کی آیت نمبر 1 کی وضاحت میں لکھتا ہے:

> "One may wonder why a perfect and eternal book that contains religious and ethical instruction that is valid for all time would contain a section that applied only to people who lived in the first generation of Islam."57

کسی کو حیرت ہو سکتی ہے کہ ایک کامل اور دائمی کتاب جس میں دینی اور اخلاقی تعلیم موجود ہو جو ہر وقت کے لیے موزوں ہے اس میں صرف ایک حصہ موجود ہوگا جو صرف ان لوگوں پر لاگو ہوتا ہے جو اسلام کی پہلی نسل سے تھے۔

انگریزی تراجم سے استفادہ

دین اسلام کی تمام کتابیں عربی زبان میں موجود ہیں اسی طرح قرآن حکیم اور اس کی تفاسیر اور احادیث نبوی کی کتب عربی زبان میں ہیں لیکن عربی زبان اور علوم اسلامیہ سے واقفیت اور اس پر دسترس ہونے کے باوجود منٹگمری واٹ نے زیادہ تر جان آربری اور دوسرے انگریزی تراجم اور تفاسیر سے استفادہ کیا ہے اسی طرح اس نے سیرت کے انگریزی تراجم پر ہی انحصار کیا ہے اس کے برعکس رابرٹ سپنسر چونکہ عربی زبان سے بالکل آگاہی نہیں رکھتے ہیں اسی لیے اس نے عربی علوم پر دسترس نہ ہونے کی وجہ سے صرف انگریزی تراجم قرآن و تفاسیر کا مطالعہ کیا ہے اسی طرح اس نے احادیث نبوی کے انگریزی تراجم اور کتب سیرت کے انگریزی تراجم پر انصار کیا ہے۔

قرآن کمنٹری میں نظریہ احتمالیت کا استعمال

منٹگمری واٹ نے اپنی باقی کتب کی طرح قرآن کمنٹری میں بھی نظریہ احتمالیت کا استعمال کیا ہے۔ وہ جگہ جگہ ایسے الفاظ Might be, could be, must be, probably استعمال کرتے ہیں۔58 گویا کئی جگہ قرآن پاک کی وضاحت کرتے ہوئے اس نے دانستہ یا نادانستہ بنیادی صداقتوں کا انکار کیا ہے۔ اس کے برعکس رابرٹ اسپنسر نے اپنی قرآن کمنٹری میں ان الفاظ کا بہت کم استعمال کیا ہے۔ وہ کسی بھی واقعہ یا آیت کے حوالے سے کوئی حدیث، قول یا تفسیری روایت درج کرنے کے بعد اس کے فوراً بعد اپنا نقطہ نظر درج کر دیتا ہے اور اسے اس طرح پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے گویا یہ حتمی

سوچ اور نقطہ نظر ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ الانفال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غزوات میں شرکت کے حوالے سے لکھتا ہے:

> "Some Muslim traditions say that Muhammad himself participated in the fighting; others that it was more likely that he exhorted his followers from the sidelines."59

کچھ مسلم روایات میں کہا گیا ہے کہ محمد (ﷺ) نے خود اس لڑائی میں حصہ لیا تھا۔ دوسروں کا یہ بھی زیادہ امکان ہے کہ اس نے اپنے پیروکاروں کو بہکانے پر زور دیا۔

بعض آیات کی تشریح وتوضیح نقل نہ کرنا

منٹگمری واٹ نے اپنی قرآن کمنٹری اتنی مختصر کی ہے کہ کئی آیات کو کئی مواقع پر اپنی تشریح کا حصہ نہیں بنایا ہے۔ حالانکہ وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ کمنٹری قاری کو قرآن حکیم کا ترجمہ سمجھنے کے لیے بنیادی مواد فراہم کرتی ہے لیکن اس کا یہ اسلوب اس کے اس دعوے کی نفی کرتا ہے کیونکہ کئی وضاحت طلب آیات کی تشریح کو اس نے اپنی کمنٹری کا حصہ نہیں بتایا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ المومنین آیت نمبر 1-11 کے بارے میں لکھا ہے:

> "This passage summarized the duties of believers".60

رابرٹ سپنسر کی کمنٹری کا جب جائزہ لیا جاتا ہے تو اس نے منٹگمری واٹ سے بھی زیادہ آیات کی تشریح میں کئی آیات کو بلا تبصرہ چھوڑ دیا ہے کیونکہ اس کے ناقص ذہن میں اس بارے میں کوئی اعتراض وارد نہیں ہوا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ الابراہیم کی آیت نمبر 37-52 کو بلا تبصرہ چھوڑ دیا ہے۔61

ارکان اسلام کی عجیب توجیح

منٹگمری واٹ کے علم میں یہ بات تھی کہ اسلام میں ارکان اسلام کو بہت ہی اہم مقام حاصل ہے۔ لہٰذا اس نے ان کی وضاحت میں مسلم مفسرین کی آراء سے ہٹ کر عجیب نقطہ نظر اختیار کیا ہے۔ پھر سورۃ البقرۃ میں بھی حج کے بارے بیں اس کی آراء حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔62 جہاں تک رابرٹ سپنسر کا تعلق ہے تو اس نے ارکان اسلام کے بارے میں سب سے زیادہ بحث جہاد کے بارے میں کی ہے اور اپنی پوری قرآن کمنٹری میں اسلامی تصور جہاد کو بدامنی، دہشت گردی اور لوٹ مار سے منسلک کرنے کی کوشش کی ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 123 کی وضاحت میں لکھتے ہیں کہ "اسلامی قانونی اصول کی ایک بنیاد ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہے۔"63 اسی طرح سورۃ البقرۃ میں "الصلاۃ" اور "الزکاۃ" کی وضاحت اسلامی تعلیمات کے مطابق نہ ہے۔64

قرآنی الفاظ کی لغوی وضاحت

منٹگمری واٹ نے کہیں قرآنی الفاظ کی اپنی قرآن کمنٹری میں لغوی تشریح بھی کی ہے۔ اسی طرح انہوں نے کئی جگہ عربی

الفاظ کے صرف معنی بیان کیے ہیں۔اسی طرح سورۃ الحدید کی آیت نمبر 19-18 میں شہدا کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

Ar. Shuhada'; those who have died fighting 'in the way of God' or otherwise active in it.65

ایسے تمام مواقع پر اس نے عربی الفاظ کی ٹرانسلٹریشن درج کی ہے اصل عربی الفاظ درج نہیں کیے ہیں۔ پروفیسر واٹ نے عربی الفاظ کے لغوی معنی Lane,s ericon سے درج کیے ہیں۔ رابرٹ سپنسر نے عمومی طور پر ایسے عربی الفاظ کی اپنی کمنٹری میں وضاحت پیش کی ہے جہاں پر وہ اپنے کسی نقطہ نظر کو بیان کرنا چاہتے ہیں مثال کے طور پر جاھدوا کی وضاحت اس نے اس طرح کی ہے:

"Always in Islamic theology refers to jihad warfare, not to more spiritualized understandings of jihad."66

ہمیشہ اسلامی الہیات میں جہاد جنگ سے مراد جہاد کے بارے میں زیادہ روحانی افہام و تفہیم نہیں ہے۔

قرآن کمنٹری کا تعارف

آخری مستشرق منٹگمری واٹ نے اس کتاب میں ایک کافی واضح قرآن کمنٹری کا تعارف پیش کیا ہے اس نے تعارف میں دین اسلام، جمع وتدوین قرآن، قرآن کمنٹری کا مقصد، قرآن حکیم کی عربی زبان کی تفہیم، ترجمہ و تشریح قرآن کی مشکلات اور سورتوں کے شان نزول جیسے موضوعات پر بحث کی ہے۔ مزید برآں انہوں نے آپنے اس تعارف میں ان کتب کی ایک فہرست بھی پیش کی ہے جن کو متعدد مرتبہ بطور حوالہ کے استعمال کیا گیا ہے۔ قرآن حکیم کی سورتوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ قرآن کو سورتوں میں تقسیم کرنے کا کام غالباً محمد (ﷺ) نے خود کیا۔67 اسی طرح رابرٹ اسپنسر نے بھی اپنے قرآن کمنٹری کا تعارف پیش کیا ہے اور اس میں اپنی دلچسپی قرآن کے بارے میں لکھا ہے۔68 اس نے تعارف میں اپنی قرآن کمنٹری کا پس منظر، اہم انگریزی تراجم قرآن، جہاد، مشکلات ترجمہ قرآن اور بائبل اور قرآن میں فرق جیسے موضوعات کے بارے میں اپنی رائے پیش کی ہے۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پیغمبر ماننے سے بھی انکار کیا ہے۔69 دونوں کتب کا تعارف ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے منٹگمری واٹ کا تعارف تفصیلی ہے اور عالمانہ ہے جب کے رابرٹ سپنسر نے تعارف میں بھی زیادہ تر ان اعتراضات کا ذکر کیا ہے جو اس کے ذہن میں موجود تھے۔

حروف مقطعات کے بارے میں نقطہ نظر

حروف مقطعات قرآن حکیم کی چند خاص سورتوں کے شروع میں موجود ہیں مسلمان مفکرین ان کی وضاحت مختلف طریقوں سے کی ہے۔ مسلم علماء میں سب سے اہم اور نمایاں رائے یہ ہے کہ صرف اللہ ہی جانتے ہیں کہ ان حروف سے کیا مراد ہے۔ اس سلسلے میں منٹگمری واٹ کی رائے یہ ہے کہ کئی سورتوں کے شروع میں آنے والے ان حروف کی کوئی بھی قابل اطمینان وضاحت پیش نہیں کی گئی ہے۔70 اس سلسلے میں ان کی آراء رچرڈ بیل سے ملتی ہے۔ رابٹ اسپنسر

سورۃ البقرۃ میں حروف مقطعات کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ان حروف کے بارے میں صوفیانہ قیاس آرائیاں پائی جاتی ہیں کہ ان سے کیا مراد ہے۔اس کے ساتھ وہ تفسیر جلالین کے حوالے سے لکھتا ہے ہے کہ مسلمانوں کی متفقہ رائے کے مطابق ان کے معنی صرف اللہ جانتا ہے۔71

پیش لفظ اور انڈیکس

منٹگمری واٹ نے قرآن کمنٹری کے شروع میں پیش لفظ لکھا ہے جس میں انہوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اس کتاب کو دوبارہ شائع کرنے کا یہ مناسب وقت ہے ان کے خیال میں یہ ایک ایسا دور ہے جبکہ ادیان کو آپس میں قریب لانے کی زیادہ ضرورت ہے۔اپنے تصور وحی کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "He became convinced that these passages were messages or revelations from God which he had to communicate to the people of Mecca."72

انہیں یقین ہو گیا کہ یہ آثار خدا کی طرف سے پیغامات یا انکشافات ہیں جنہیں اس نے مکہ کے لوگوں تک پہنچانا تھا۔
اسی طرح وہ آپ ﷺ کو پیغمبر اپنے خاص تصور کے مطابق نبی مانتا ہے وہ لکھتا ہے کہ "مجھے یقین ہے کہ محمد عہد نامہ قدیم کے انبیاء کی طرح ہی ایک نبی تھا۔"73 کتاب کے آخر میں قرآن مجید میں موجود اسماء اور عربی الفاظ کا انڈیکس موجود ہے۔ مزید برآں منٹگمری واٹ کی قرآن کمنٹری میں موجود اسماء، عربی الفاظ اور ان کے متبادلات انگریزی الفاظ کا تفصیلی انڈیکس بھی کتاب کے آخر میں دیا گیا ہے جو کہ سات صفحات پر مشتمل ہے۔ رابرٹ سپنسر نے اپنی قرآن کمنٹری میں پیش لفظ اور انڈیکس کو شامل نہیں کیا ہے اسں طرح اس کا علمی معیار اس لحاظ سے واٹ کی کمنٹری سے کم ہے۔

کتب کا نام

منٹگمری واٹ نے اپنی قرآن کمنٹری کا نام "Companion to the Quran" رکھا ہے۔کتاب کا یہ نام رکھنے کی کوئی واضح وجہ اس نے تحریر نہیں کی ہے اسی نام کی کئی اور کتب بھی یورپ میں مطالعہ قرآن کے حوالے سے لکھی گئی ہیں۔رابرٹ سپنسر نے اپنی قرآن کمنٹری کا نام "Blogging the Quran" رکھا ہے۔برابرٹ سپنسر کو یہ خیال اس وقت آیا جب اس نے ڈیوڈ پلائز (David Plotz، پیدائش 1970) کے "Blogging the Bible" سیریز کو سلیٹ (Slate) بلاگ پر دیکھا۔74 اس طرح اگرچہ رابٹ اسپنسر نے کہیں بھی یہ عنوان تجویز کرنے کے وجہ تو تحریر نہیں کی ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈیوڈ پلائز کی پیروی کرتے ہوئے اس نے یہ عنوان تجویز کیا ہے۔

اسلامی قانون پر تنقید

منٹگمری واٹ نے اپنی تفسیر قرآن میں اسلامی حدود پر بے جا تنقید کی ہے۔ انہوں نے آیات کی وضاحت میں جہاں بھی موقع ملا ہے اسلامی قانون کو مشکوک اور ناقابل عمل گردانا ہے۔مثال کے طور پر سورۃ المائدہ میں حد سرقہ کی وضاحت

میں لکھتا ہے "کچھ قدیم مسلم ممالک میں، سزا کم سے کم حالیہ عرصہ تک دی جاتی ہے۔"75 اسی طرح سورۃ النور کی آیت نمبر 2 میں لکھتے ہیں کہ "قرآن مجید میں یہ واحد سزا ہے جو ہمارے پاس آئی ہے۔"76 اسی طرح رابرٹ اسپنسر نے بھی اپنی قرآن کمنٹری میں اسلامی حدود اور اسلامی قانون کے ماخذوں کو حرف تنقید بنایا ہے۔ سورۃ النساء آیت نمبر 115 کی وضاحت میں وہ اسلامی اجماع کو جامد قرار دیتا ہے۔"بد قسمتی سے یہ نظریہ اسلامی اصلاحات میں رکاوٹ ڈال سکتا ہے، جب برادری کسی مسئلے پر اتفاق رائے حاصل کرتی ہے، تو اس کا فہم عام طور پر طے ہو جاتا ہے۔"77 اسی طرح سورۃ البقرۃ آیت نمبر 228 میں طلاق کے اسلامی احکام کو حرف تنقید بنایا ہے۔78

بیانات میں زمانے سے تطبیق

منٹگمری واٹ نے اپنے حواشی قرآن میں کئی مقامات پر اپنے بیانات کو موجودہ زمانہ سے منطبق کرنے کی کوشش کی ہے خاص طور پر وہ سیرت کے واقعات بیان کرتے ہوئے عربی ماحول سے صرف نظر کر لیتے ہیں اور وہ اسے اپنے ہی زمانے کے آئینے میں ان خیالات پر عکس ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں مثال کے طور پر سورۃ النور کے تعارف میں وہ منافقین مدینہ کو نبی اکرم ﷺ کے سیاسی مخالفین قرار دیتا ہے۔79 اسی طرح رابرٹ اسپنسر کے قرآن کمنٹری بڑی چونکہ 11/9 کے واقعات کے بعد لکھی گئی ہے تو اس نے اس تناظر میں اس نے جہاد، دہشت گردی، بدامنی اور خود کش دھماکوں کو اسلام کی تعلیمات سے منسلک کرنے کی کوشش کی ہے۔80

یہودی و عیسائی روایات سے استفادہ

منٹگمری واٹ نے قرآن حکیم کی توضیح و تشریح کے لئے یہودی و عیسائی روایات سے بھی استفادہ کیا ہے مثال کے طور پر سورۃ الھود آیت نمبر 40 کی وضاحت میں لکھتا ہے کہ "یہودی روایت کے مطابق سیلاب کا پانی ابل رہا تھا۔81" اسی طرح رابرٹ سپنسر نے اپنی قرآن کمنٹری میں قرآن حکیم کی وضاحت کرتے ہوئے تورات سے کئی مقامات پر حوالے دیے ہیں لیکن اس کا صرف مقصد قرآن حکیم کی تعلیمات سے اس کو بالاتر ثابت کرنا ہے۔82

اقسام القرآن کے بارے میں نقطہ نظر

علوم القرآن کا ایک اہم موضوع اقسام القرآن ہے۔ اسلام سے قبل معاشرے میں اقسام عام طور پر استعمال کی جاتی تھی۔ اس طرح قرآن نے اس روایت کو قائم رکھا۔ لیکن رچرڈ بیل نے قرآن کے اس اسلوب کو "کاہن انداز" کہا۔83 منٹگمری واٹ کی اس بارے میں رائے ہے کہ یہ اقسام "utterances of soothsayers" ہیں'۔[84] لیکن اس کے برعکس رابرٹ سپنسر نے اقسام القرآن کی ضرورت کو حرف تنقید بنایا ہے۔ سورت العلق کی آیت نمبر 1 کی وضاحت میں لکھتا ہے کہ "لیکن یہ حیرت کی بات ہے کہ اس طاقت ور ذات کو اپنی صداقت کو قائم کرنے کے اپنے آپ سے بھی کم چیزوں پر قسم اٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔"85 گویا منٹگمری واٹ نے اقسام القرآن کے کلام الہٰی ہونے کا انکار کیا ہے تو

رابرٹ سپنسر نے کہا ہے کہ اللہ کو ان اقسام کی کیا ضرورت ہے۔ مزید برآں اس کے بقول قرآن کے آخری حصے میں ان اقسام کی تعداد زیادہ ہے۔86

حاصل بحث

دونوں مستشرقین نے مخصوص مقاصد کے تحت قرآن حکیم کی توضیح و تشریح کی ہے۔ منٹگمری واٹ قرآن حکیم کے بارے میں ایک معتدل رویہ اختیار کیا اس کا انداز علمی ہے لیکن دیگر مستشرقین کی طرح اس کے اعتراضات حقیقت پر مبنی نہیں ہیں جہاں تک رابرٹ سپنسر کا تعلق ہے تو اس کا اندازہ مناظرانہ ہے۔ یہ دعویٰ کرنے کے باوجود کے وہ قرآن کی وضاحت صرف مسلم مفسرین کے حوالے سے کرے گا وہ اس دعوے پر خود قائم نہیں رہا بلکہ کئی مستشرقین جیسا کہ ابن وراق اور ڈینیل علی کی آراء کو بھی اپنی کمنٹری میں شامل کیا ہے۔ مزید برآں رابرٹ سپنسر نے کئی آیات خاص کر جہاد سے متعلق آیات کی توضیح وضاحت سیاق و سباق اور مسلم مفسرین کی اکثریت کی آرا سے ہٹ کر کی ہے۔

References

1 Thomas E. Burman, "Tafsir and Translational: Traditional Arabic Quran Exegesis and the Latin Quran of Robert of Ketton and Mark of Toledo," Speculum 73, no.3(1998):715.

2 Awais Anwar and Dr. Muhammad Ishaq, *Europe ma Quran Karim ki Tabahat awr Tarajam kay Mukhtalif Adwar,* rahat-ul-quloob3,no.1(2019):170.

3Abdur Raheem Kidwai, *Mustashriqin awr Angrazi Tarajam Quran,edit.*,Prof.Akhtar Ul wasih (Lahore: Malik and Company,n.d),12.

4 Ludovico Maracci, Alcorani Textus (Padua, 1698).

5 Muhammad Mohar Ali, The Quran and the Orientalists,(UK:Jamiyat Ihyaa Minhaja Sunnah, 2004),327

6 Mofakhhar Hussain Khan, English translations of Holy Qur'an: A of Bio Bibliographic Study (Singapore: Toppan Company, 1997), 30.

7 Alexander Ross, The Alcoran of Mahomet (London, 1649).

8 George Sale , The Koran (London : Fredrick Warne, 1734) .

9 Richard, Bell, The Qur'ān: Translated with a Critical Rearrangement of the Surahs (Edinburgh: T and T Clark, 1937).

10 Dr. William Montgomery Watt is a famous Scottish Orientalist and Islamic Scholar. He was born in 1909. He got his higher education from Edinburgh and Oxford Universities. The last Orientalist died in 2006. He wrote many books and articles on Islam, Quran and life of the Prophet Muhammad. He also wrote a commentary of the Quran "Companion to the Quran" along with his other books on the Quran.

11 Robert Spencer is an American anti-Islamic writer. He was born in 1962 and has a background in Catholic Christianity. He got his Master Degree from University of Chapal Hill. He is a Director of the website Jihad Watch. He has published more than twenty books on Islam, Quran and other themes. His two books have been the New York Times best seller books. He also wrote a Quran commentary, "Blogging the Quran". His has planned to publish his new Quran commentary, "The Critical Quran: The key Islamic commentary and Contemporary Historical Research" in November 2021.

12W.Montgomery Watt,"On Interpreting the Quran," Oriens 25/26 (1976):75. accessed June20,2015, http://www.jstor.org/stable/1580655

13 Watt.Companion to the Quran,8.

14 W.Montgomery Watt,Companion to the Qur'an:Based on the Arberry Translation(London:George Allen & Unwin Ltd.,1967),332

15 Watt, Companion to the Quran, 304.

16 Spencer Robert,"Blogging the Quran",165, accessed November 4, 2013. http://www.jihadwatch.org.

17 Dr.Muhammad Sultan Shah, Arthur John Arberry as an Interpreter of the Holy Qur'an, Abha'th 2 , no.6 (2017):16.

18 Spencer, Blogging the Quran, 4.

19 "Frequently Asked Questions of Robert Spencer," accessed July 19,2019,https://Pointofview.net/articles/freceed-asked-questions-robert-spencer/

20 Spencer, Blogging the Quran, 19.

21 Spencer, Blogging the Quran, 8.

22 Watt, Companion to the Quran, 247.

23 Watt, Companion to the Quran, 12.

24 Spencer, Blogging the Quran, 37.

25Muhammad Hussain Haekal, *Hayāt-i Muhammad*(Cairo: Maktaba al-Nafat al-Arabia,1947),28.

26Mawlānā Abū al-Hassan Nadvī, *Muslim Mumālik ma Islāmiat awr Maghrabiat kī Kashmakash* (Krachi: Majlis-i-Nashriāt Islam, 1976),260.

27 Maryam Jamīla , Islam and Orientalism (Lahore: Maktba Ilmia, 1971), 106.

28 Watt, Companion to the Quran, 12.

29 Watt, Companion to the Quran, 12.

30 Watt, Companion to the Quran, 15.

31 Spencer, Blogging the Quran, 115.

32 Spencer, Blogging the Quran, 79.

33 Spencer, Blogging the Quran, 30.

34 Watt, Companion to the Quran,33,59,65

35 Dr. Sanaullah, Islam awr Istishraq (Islamabad: Allama Iqbal Open University, n.d), 234.

36 Spencer, Blogging the Quran,122 .

37 Spencer, Blogging the Quran, 25.

38 Spencer, Blogging the Quran,152 .

39 Spencer, Blogging the Quran,148 .

40 Shibli Nu'mānī, Sīrat al-Nabī (Lahore: Al Faisal Nashrawn, n.d),1:12.

41 Mohammad Khalifa, The Sublime Quran and Orientalism (London, Longman, 1983), 66-67.

42 Khalifa, The Sublime Quran, 66-67.

43 Watt, Companion to the Quran, 80.

44 Watt, Companion to the Quran, 89.

45 Spencer, Blogging the Quran,20 .

46 Spencer, Blogging the Quran, 157.

47 Watt, Companion to the Quran,165 .

48 Spencer, Blogging the Quran, 150.

49 Watt, Companion to the Quran, 322.

50 Watt, Companion to the Quran,10 .

51Spencer, Blogging the Quran, 206.

52 Watt, Companion to the Quran,289 .

53 Spencer, Blogging the Quran, 8.

54 Spencer, Blogging the Quran, 49.

55 Watt, Companion to the Quran,244

56 Watt, Companion to the Quran,216 .

57 Spencer, Blogging, 173.

58 Watt, Companion to the Quran, 118.

59 Spencer, Blogging, 49.

60 Watt, Companion to the Quran,158 .

61 Spencer, Blogging, 78.

62 Watt, Companion to the Quran, 38.

63 Spencer, Blogging, 68.

64 Spencer, Blogging, 10.

65 Watt, Companion to the Quran 255.

66 Spencer, Blogging, 16.

67 Watt, Companion to the Quran, 10.

68 Spencer, Blogging, 5.

69 Spencer, Blogging, 4.

70 Watt, Companion to the Quran, 15.

71 Spencer, Blogging, 7.

72 Watt, Companion, 9.

73 Watt, Companion to the Quran, 3.

74 Spencer, Blogging, 4.

75 Watt, Companion to the Quran, 76.

76 Watt, Companion to the Quran, 162.

77 Spencer, Blogging, 34.

78 Spencer, Blogging, 18.

79 Watt, Companion to the Quran, 162.

80 Spencer, Blogging, 154.

81 Watt, Companion to the Quran, 116.

82 Spencer, Blogging, 145.

83 Richard Bell, Introduction to the Quran (Edinburgh: Edinburgh University Press, 1953), 75.

84 W. Montgomery Watt, Bell's Introduction to the Quran (Edinburgh: Edinburgh University Press, 1970), 78.

85 Spencer, Blogging, 146

86 Spencer, Blogging, 146